

235020- ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنے کے حکم سے متعلق علمائے کرام کا اختلاف کیوں ہے؟

سوال

سوال: ذبح کرتے ہوئے تسمیہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

میں علمائے کرام کے موقف کو تفصیل سے سمجھنا چاہتا ہوں، لہذا دو طرفہ دلائل بیان کریں، میں نے فتویٰ نمبر: (85669) پڑھا تو مجھے پسند آیا، لیکن میں اس بات کی واضح دلیل چاہتا ہوں کہ جس جانور کو ذبح کرتے ہوئے غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا وہ حرام ہے، خصوصاً امام شافعی کی رائے تفصیل سے جاننے کا طالب ہوں، مجھے یہ دو آیات پڑھ کر یہ اشکال پیش آیا ہے اسے بھی حل فرمادیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں تمام حرام چیزوں کا ذکر کرنے کے باوجود ایسے جانور کا ذکر نہیں فرمایا جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، وہ دو آیات یہ ہیں:

سورہ نحل کی آیت: ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَاللَّامَةَ وَنَحْمَ الْخَنزِيرِ وَمَا أُهْلَ لَتَغْيِيرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور جو غیر اللہ کیلئے مشہور کیا گیا، سب حرام کر دیا ہے، تاہم جو شخص لاچار ہو جائے لیکن وہ (اللہ کے قانون کا) باغی نہ ہو اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ کھانے والا ہو (تو وہ اسے معاف ہے) کیونکہ آپ کا پروردگار بخش دینے والا اور رحم کرنے والا ہے [النحل: 115]

اور سورہ انعام کی آیت: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ نَحْمَ خَنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلًا لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

ترجمہ: آپ ان سے کہہ دیں: جو وحی میری طرف آئی ہے اس میں تو کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام کی گئی ہو الا یہ کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہو یا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے، یا فسق ہو کہ وہ چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے مشہور کر دی گئی ہو، ہاں جو شخص لاچار ہو جائے لیکن وہ (اللہ کے قانون کا) باغی نہ ہو اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ کھانے والا ہو (تو وہ اسے معاف ہے) کیونکہ آپ کا پروردگار بخش دینے والا اور رحم کرنے والا ہے [الانعام: 145]

پسندیدہ جواب

اول:

ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے حکم سے متعلق علمائے کرام کے متعدد اقوال ہیں، چنانچہ:

احناف، مالکی، اور حنبلی اپنے مشہور موقف کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے، تاہم اگر کوئی بھول جائے تو ذبیحہ حلال ہوگا، ان فقہائے کرام نے تسمیہ واجب ہونے کی دلیل فرمان باری تعالیٰ سے لی ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْثَلًا يُذَكِّرُ أَنْتُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآئِهِ لَفِطْنٌ﴾.

ترجمہ: جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ، کیونکہ یہ سراسر گناہ کا کام

ہے۔ [الأنعام: 121]

اور بھولنے کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو دلیل بنایا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول چوک، اور جبراً کروائے گئے گناہوں سے درگزر فرمادیا ہے) ابن ماجہ: (2034) البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح ابن ماجہ“ میں صحیح قرار دیا ہے۔

جبکہ شافعی فقہائے کرام کے نزدیک ذبح کرتے ہوئے تسمیہ پڑھنا سنت ہے، یہی موقف امام احمد سے بھی مروی ہے۔

ان کی دلیل صحیح بخاری (5502) کی روایت ہے کہ: ”کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی ان کی بکریاں سوق نامی جگہ پر پھوٹی سی پہاڑی کے ارد گرد چرا رہی تھی، اور کعب اس وقت سلع پہاڑ پر تھے، تو اسی دوران ایک بحری کوچٹ لگی جس پر لونڈی نے نوکلی شکی میں پتھر توڑ کر بحری کو اس سے ذبح کر دیا، اسے کے بعد جب معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کی اجازت دی“

اسی طرح دوسری دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے ذبیحہ کو حلال قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَالٌ لَكُمْ﴾.

ترجمہ: اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔ [المائدہ: 5] حالانکہ اہل کتاب تسمیہ نہیں پڑھتے۔

اسی طرح انہوں نے سنن بیہقی (18890) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مسلمان کیلئے اللہ کا نام لینا کافی ہے، اور اگر ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لینا بھول جائے

تو پھر اللہ کا نام لیکر کھالے) لیکن اس حدیث کی مرفوع سند ضعیف ہے، تاہم ابن عباس سے موقوف ہونا درست ہے، دیکھیں :
”التلخیص الجبیر“ (338/4)

انہوں نے پہلے موقف کی دلیل ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَآيَةُ الْفِتْنِ﴾.

[الأنعام: 121] کا جواب یہ دیا ہے کہ اس سے مراد وہ ذبیحہ ہے جو غیر اللہ کیلئے ذبح کیا گیا ہو، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ میں ”فتق“ کی وضاحت کی گئی ہے :

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَآيَةُ الْفِتْنِ﴾.

ترجمہ : یا فتق ہو کہ وہ چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے مشہور کر دی گئی ہو [الأنعام: 145]

نیز ابن جریج رحمہ اللہ عطا سے بیان کرتے ہیں کہ : ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِاللَّهِ عَلَيْهِ﴾

﴿اس سے قریش کے بتوں کیلئے ذبح کردہ اور مجوسیوں کے ذبح کردہ جانوروں سے منع کیا جا رہا ہے۔

جبکہ ظاہر ہی فہمائے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ تسمیہ پڑھنا شرط ہے، چنانچہ سہو، عمد، یا جملہ کسی بھی صورت میں تسمیہ پڑھنا ساقط نہیں ہو سکتا، یہ موقف امام مالک اور احمد سے بھی مروی ہے، نیز سلف صالحین کی ایک جماعت کا بھی یہی موقف ہے، اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، ان کی دلیل فرمان باری تعالیٰ کا عموم ہے :

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَآيَةُ الْفِتْنِ﴾.

ترجمہ : جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ، کیونکہ یہ سراسر گناہ کا کام ہے۔ [الأنعام: 121]

اور یہ بھی دلیل انہوں نے دی ہے کہ : (جس آلہ سے خون بہہ جائے، اور اس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا لو) منفق علیہ

اس لیے ذیچہ کھانے کیلئے تسمیہ شرط ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ جب شرط مفقود ہو تو مشروط بھی کالعدم ہو جاتا ہے، چنانچہ دیگر تمام شرائط کی طرح جب تسمیہ نہیں پڑھی گئی تو اسے کھانا بھی جائز نہیں ہوگا۔

مزید کیلئے دیکھیں: "الموسوۃ الفقہیۃ" (90/8)، "تفسیر ابن کثیر" (325/3)،
نیز آپ سوال نمبر: (85669) کا مطالعہ بھی کریں۔

امام
قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر (7/75) میں علمائے کرام کا اختلاف تفصیلی طور پر
ذکر کیا ہے۔

دوم:

جن کے نزدیک جانور کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنا شرط ہے، یا واجب ہے ان کے ہاں بسم
اللہ پڑھے بغیر ذبح شدہ جانور کو کھانا حرام ہے، اور ان کی دلیل میں دو آیات ہیں:

پہلی آیت:

(فَقُولُوا

عَمَّا ذَكَرْنَا لَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنَّ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ)

ترجمہ: جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اس میں سے کھاؤ، اگر تم اللہ کی آیات پر ایمان
رکھتے ہو۔ [الأنعام: 118]

دوسری آیت:

﴿وَلَا

تَأْكُلُوا مِمَّا بَدَدْتُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآيَاتِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

ترجمہ: جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ، کیونکہ یہ سراسر گناہ کا کام
ہے۔ [الأنعام: 121]

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے دو حالتیں ذکر کیں اور دونوں کا الگ الگ حکم بیان فرمایا، چنانچہ
﴿وَلَا تَأْكُلُوا﴾

نہی تحریمی ہے، جس کا تقاضا ہے کہ جس جانور پر بسم اللہ نہیں پڑھی گئی اسے کھانا

حرام ہے، اور اسے کراہیت پر محمول نہیں کیا جاسکتا: اس لئے کہ اس حکم سے محض حرمت کا تقاضا ایک جگہ مسلم ہے، اور یہ ممکن نہیں کہ ایک جگہ مراد حرمت ہو اور دوسری جگہ کراہیت، ان کے ایک جگہ جمع ہونے کا ممتنع ہونا ایک بہترین اصول ہے، اور جہاں تک بھولنے والے شخص کا تعلق ہے تو وہ اس حکم کا مخاطب ہی نہیں ہے، کیونکہ بھولنے والے کو مخاطب بنانا ممکن ہی نہیں ہے؛ لہذا اس پر یہ شرط لاگو ہی نہیں ہوتی "انتہی" تفسیر
"القرطبی"
(76/7)

سوم:

یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام جانوروں کا ذکر کرتے ہوئے ایسے جانور کے حکم کا ذکر ان دو آیات میں نہیں فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو:

﴿إِنَّمَا

حَرَّمَ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَنَحْمَ الْخِزْيِرِ وَمَا أُبِلَ
لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَمِيرًا بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور جو غیر اللہ کیلئے مشہور کیا گیا، سب حرام کر دیا ہے، تاہم جو شخص لاچار ہو جائے لیکن وہ (اللہ کے قانون کا) باغی نہ ہو اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ کھانے والا ہو (تو وہ اسے معاف ہے) کیونکہ آپ کا پروردگار بخش دینے والا اور رحم کرنے والا ہے [النحل: 115]

اور سورہ انعام کی آیت: ﴿قُلْنَ

لَا أُحَدِّثُ بِالْمُحْرَمَاتِ عَلَىٰ مَا حَرَّمَ رَبِّي إِلَّا أَن يُكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ حَبَابٌ
مِّنْهُنَّ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

ترجمہ: آپ ان سے کہہ دیں: جو وحی میری طرف آئی ہے اس میں میں تو کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام کی گئی ہو الا یہ کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہو یا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے، یا فسق ہو کہ وہ چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے مشہور کر دی گئی ہو، ہاں جو شخص لاچار ہو جائے لیکن وہ (اللہ کے قانون

(کا) باغی نہ ہو اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ کھانے والا ہو (تو وہ اسے معاف ہے) کیونکہ
آپ کا پروردگار بخش دینے والا اور رحم کرنے والا ہے [الأنعام: 145]

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر تیسری جگہ فرمادیا ہے، اور وہ ہے:

﴿وَلَا
تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبُحْلِ وَالَّذِي لَا يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ﴾

ترجمہ: جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ، کیونکہ یہ سراسر گناہ کا کام

ہے۔ [الأنعام: 121]

چونکہ شرعی احکامات کتاب و سنت کے تمام دلائل جمع کر کے اخذ کیے جاتے ہیں، اس لیے
کچھ دلائل کو لیکر بقیہ کی طرف توجہ نہ دینا درست نہیں ہے۔

اس کی مثال آپ یوں بھی لیں کہ قرآن مجید میں کچلی والے جانوروں کی حرمت بیان نہیں
ہوئی، اسی طرح پرندوں میں سے اپنے پنجنوں سے پکڑ کر کھانے والوں کی حرمت بھی ذکر
نہیں ہوئی، لیکن احادیث میں اس کا بیان موجود ہے، جیسے کہ مسلم: (1934) میں ابن
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے
سے منع فرمایا، اور ہر پنجنے سے پکڑ کر کھانے والے پرندے سے منع فرمایا"

واللہ اعلم.